بسم اللہ الرحمن الرحیم

History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:....................

ماہنامہ

اخبار احمدیہ ہمبرگ

نگران و مدیر حیدر علی ظفر
کتابت مظفر احمد خورشید

78 ماہ تبلیغ/فروری — شمارہ 2 — جلد 2

— سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ آمین۔

— امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت مورخہ 31 مارچ - یکم اپریل اور 2 اپریل 1978ء کو ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔ انشاءاللہ العزیز۔ یہ جماعت احمدیہ کی 59 ویں مجلس مشاورت ہوگی۔

— ہمارے جرمن احمدی بھائی مکرم عبداللہ Wageshauser صاحب جو کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے ربوہ گئے ہوئے تھے۔ اُن کی شادی کی تقریب مورخہ 4.1.78 کو ربوہ میں منعقد ہوئی۔ مورخہ 2 جنوری کو مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب نے مکرم چوہدری ہدایت اللہ خانصاحب مرحوم سوہاوی کی بیٹی محترمہ منورہ ناصرہ سے آپ کے نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو طرفین کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

— ماہ صلح میں مکرم ریاض احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ اپنے بچے کے ساتھ ہمبرگ میں تشریف لے آئی ہیں۔

— نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم شرافت اللہ صاحب (مقیم Mörfelden نزد فرانکفورٹ) کے والد محترم مولوی عنایت اللہ خان صاحب خلیل سابق

مبلغ اسلام مشرقی افریقہ مورخہ 22 دسمبر 1977ء کو لندن میں وفات پا گئے - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن - 30 دسمبر کو آپ کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان (ربوہ) پہنچایا گیا- اس سے اگلے دن حضور نے نماز جنازہ پڑھائی - جس کے بعد موصی ہونیکی وجہ سے مرحوم کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی -

— ماہ صلح میں ہمارے بھائی مکرم سیّد آغا شریف احمد صاحب کے والد محترم کا پاکستان میں انتقال ہو گیا - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن - مرحوم موصی تھے - اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی -

— مکرم برادرم رفیق احمد صاحب طبیر کی والدہ محترمہ کا بھی پاکستان میں انتقال ہو گیا ہے - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن -

— مکرم برادرم رشید احمد صاحب ھمبرگ کی والدہ محترمہ کا لائل پور میں انتقال ہو گیا - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن -

اِن صدمات پر ہم اپنے بھائیوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں - اور خدا تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ مرحومین کو جنت الفردوس میں داخل کرے اور اعلی العلیین میں شامل کرے -

غلبہ اسلام کیلئے عظیم سکیم
صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ 1973ء کے موقعہ پر فرمائی تھی - اس تحریک کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنا - اشاعت اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنا اور غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانا ہے - اس فنڈ میں 54 ممالک کے احباب نے وعدے لکھوائے ہیں اور وہ قسط وار ادائیگیاں کر رہے ہیں - جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے احباب نے بھی خدا تعالیٰ کے مخلص بندوں کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے بڑے اخلاص - جوش اور ولولہ کے ساتھ فراخدلی سے اس فنڈ میں وعدے لکھوائے ہیں - ان وعدوں کی ادائیگی مرحلہ وار ہو رہی ہے - اور اس کا چوتھا مرحلہ 28 فروری 1978ء کو مکمل ہو رہا ہے -

اور وعدہ کنندگان نے اپنے وعدے کا 5/6 حصہ 28 فروری تک ادا کرنا ہے - سوائے ان کے جنہوں نے حال ہی میں وعدے کیے ہوں - وہ اپنے وعدہ کا بارھواں حصہ ادا کریں گے - مقررہ وقت تک اپنا حصہ ادا کرکے اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کریں - خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق آپ کا یہ فعل آپ کے اموال کو بڑھانے کا موجب ہوگا -

جلسہ سالانہ 1977ء کے موقع پر حضور نے احباب جماعت کو صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا " صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا کر ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے - نئے مشن قائم ہونے ہیں - نئی مساجد تعمیر کی جانی ہیں - اور دنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کرا کے انہیں شائع کرنا ہے - - - - - وعدہ جات کی وصولی تسلی بخش ہے - میں 54 ملکوں کی جماعتوں سے جنہوں نے وعدے لکھوائے ہیں اور جو ادائیگیاں کر رہے ہیں - کہتا ہوں کہ تھوڑا سا زور اور لگائیں تاکہ وعدے جلد از جلد پورے ہو سکیں - اور غلبۂ اسلام کی مہم کو آگے بڑھانا ممکن ہو سکے - (الفضل - مورخہ 18 جنوری 1978ء)

ایک غلطی کا ازالہ

آنحضرت صلعم کی ایک حدیث کا ترجمہ یوں ہے کہ پنگھوڑے سے لحد میں جانے تک علم حاصل کرو -

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت علم حاصل کرنے کے درپئے رہے - اور ساری عمر ہی علم حاصل کرنے میں صرف کر دے - ویسے بھی علم کی کوئی انتہا نہیں ہے - اگر انسان ساری عمر بھی علم حاصل کرتا رہے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے سارا علم حاصل کر لیا ہے - گو انسان سارا علم تو حاصل نہیں کر سکتا مگر اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ وہ کسی مرحلے پر علم کی مزید جستجو نہ کرے - انسان کو چاہیے کہ جسے جس بات کا علم نہ ہو وہ دوسروں سے پوچھ لے اور اس سلسلہ میں ہرگز نہ شرمائے -

اس ملک میں ہمارے لئے دنیاوی علوم حاصل کرنے کے تو بہت سے ذرائع ہیں مگر دینی علوم حاصل کرنے کے بہت کم ذرائع ہیں - اس لئے جن بھائیوں کی عمریں یا تجربہ ابھی تک پختہ نہیں اور جن کو علاوہ از جماعت لوگوں سے تبلیغی گفتگو کرنے کا پاکستان میں موقع نہیں ملا - ان کا اپنے عقائد کے بارہ میں علم بھی پختہ نہیں ہے - یہی وجہ ہے کہ

بعض اصحاب لاعلمی کی بناء پر یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں تو علم نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں بلکہ بعض اوقات تو وہ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ان کا دعویٰ تو صرف مسیح موعود ہونے کا تھا۔ میرے بھائیو اور بہنو! یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے جس کا ازالہ ہونا ضروری ہے۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّت کو اپنے بعد مسیح موعود کے آنے کی جو بشارت دی ہے۔ اور اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کے الفاظ فرما کر اُسے اُمّت کا ایک فرد قرار دیا ہے۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔ آپ ہی وہ مہدی موعود ہیں جن کے آنے کے تمام مسلمان چودھویں صدی میں منتظر تھے کہ اس کے ذریعہ اسلام کو دوبارہ قوت ملے گی۔ آپ ہی وہ مسیح اور مہدی ہیں جن کے متعلق آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ اگر تمہیں برف پر گھٹنوں کے بل چل کر بھی امام مہدی کے پاس جانا پڑے تو بھی اس کے پاس پہنچو اور اس کی بیعت کر کے اس کی جماعت میں شامل ہو جاؤ اور اُسے میرا سلام کہنا۔

اس مسیح اور مہدی کا خود آنحضرت صلعم نے مسلم کی حدیث میں چار دفعہ نبی اللہ کے الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔ اور اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کہہ کر۔ اُسے امتِ محمدیہ میں سے ایک فرد قرار دے کر امت کا امام الزمان قرار دیا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ مسیح موعود اُمّتی نبی ہونیکی حیثیت سے ظاہر ہوں گے۔

آنحضرت صلعم کو خداتعالیٰ نے خاتم النبییّن کا منصب دیکر یہ خاصیت بخشی ہے کہ آپ کی روحانی توجہ نبی تراش ہے اور آپ کا کامل متبع نبوت کے مقام پر بھی فائز ہو سکتا ہے۔ سورۃ النساء رکوع ۹ کی ایک آیت میں واضح طور پر یہ ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں نبوّت مل سکتی ہے۔

الغرض حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ مسیح اور مہدی بھی تھے اور اُمّتی نبی بھی۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی اطاعت اور پیروی میں ہی یہ درجہ حاصل کیا۔ آپ ہرگز کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ شریعت آنحضرت صلعم پر ہی مکمل ہو چکی تھی اور آنحضرت صلعم ہی آخری شارع نبی ہیں۔ آپ کے بعد نئی شریعت والا نبی نہیں ہو سکتا۔

جیسا کہ میں نے پہلے لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر تشریعی نبی تھے۔ اور ایک نبی کیلئے کوئی نئی شریعت لانا بھی ضروری نہیں ہے۔ دنیا کی ہر قوم میں نبی آئے ہیں۔ بائیبل میں بھی بہت سے نبیوں کا ذکر ہے۔ قرآن مجید میں بہت سے نبیوں کے ناموں کا ذکر ہے۔ مگر شریعتیں تو اتنی نازل نہیں ہوئیں۔ تورات۔ زبور۔ انجیل اور قرآن مجید ہی معلوم

اور معروف شریعت کی کتب ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سب نبی شریعت لے کر نہیں آئے تھے۔ بہت سے ایسے نبی بھی تھے جو اپنے سے پہلے والے نبی کی شریعت کے پیرو تھے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کی نبوت بھی اسی قسم کی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے غیر تشریعی نبی ہونے سے انکار نہیں۔ جس کو خدا تعالیٰ اس منصب پر کھڑا کرے اور بار بار اپنے الہام اور وحی میں اس کیلئے یہ لفظ استعمال کرے تو پھر ہم کیونکر اس کا انکار کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک احمدی سے کسی نے پوچھا کہ تم نے جس کی بیعت کی ہے۔ اس نے تو نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس پر اس صاحب نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے انکار کر دیا۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے "ایک غلطی کا ازالہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی اور اس میں بغیر کسی جدید شریعت کے اپنے نبی اور رسول ہونے کا ذکر کیا۔

ہمبرگ سینیٹ کے مذہبی امور کے کونسلر
مسٹر RUMPF کو قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ

۱۵ جنوری میں ہمبرگ جماعت کے وفد نے ہمبرگ سٹی سٹیٹ کے سینیٹ کے مذہبی امور کے کونسلر مسٹر Rumpf کو قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ پیش کیا اور جماعت و مشن کی Activilies کے متعلق گفتگو کی۔ مورخہ ۱۸ جنوری بروز بدھ ۱۱ بجے قبل دوپہر ہمارا وفد (جو کہ ہمارے جرمن احمدی بھائی مسٹر غفور ناظم خدام الاحمدیہ ہمبرگ مکرم مبارک اوسامی اور خاکسار پر مشتمل تھا) پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق دیوان مذہبی امور میں پہنچا۔ مسٹر Rumpf قافلے کے ممبران کو خوش آمدید کہنے کے بعد ہمارے ساتھ بیٹھ گئے۔ خاکسار نے قافلے کے ممبران کا تعارف کرایا۔ نصف گھنٹے کے قریب مختلف مذہبی امور اور جرمنی میں جماعت احمدیہ کے قیام اور مساجد کی تعمیر کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ جس کے بعد خاکسار نے انہیں قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ پیش کیا جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا اور ہمارا شکریہ ادا کیا۔ پھر ہم نے بھی ان کے اس قیمتی تحفہ کو قبول کرنے اور اس ملاقات کا وقت دینے پر ان کا اور ان کے ذریعہ ہمبرگ کے Bürgermeister کا شکریہ ادا کیا۔ اس دوران زیر لب ہم دعائیں بھی کرتے رہے۔ اے خدا تعالیٰ تو ان لوگوں کے دلوں کو اسلام کیلئے کھول دے۔ اس طرح یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تقاریر جلسہ سالانہ 1977

انشاء اللہ العزیز مورخہ 4-5/2/78 و 11-12/2/78 بروز ہفتہ و اتوار تین بجے بعد دوپہر سے چار دنوں میں جلسہ سالانہ 1977 کی تقاریر کی Cassettes سنائی جائیں گی۔ مستورات کو بھی Cassettes سنانے کا انتظام ہے۔ احباب سے درخواست

وعدہ جات تحریکِ جدید

جلسہ سالانہ 1977ء کے موقع پر حضور نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا۔" آپ تو تحریک جدید کے مشن اور اس کے تحت قائم ہونیوالی جماعتہائے احمدیہ تقریباً ساری دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ ایک وقت تھا یعنی قیام پاکستان سے بہت پہلے جب تحریک جدید کا سارا بار ہندوستان کی جماعتوں پر تھا لیکن آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ایک انقلابی تبدیلی پیدا کی۔ جس کے نتیجہ میں بیرونی ملکوں میں مشنوں اور جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ اور وہ مشن اور جماعتیں خود کفیل ہوتی چلی گئیں۔ یہ انقلابی تبدیلی اس تحریک کی وجہ سے پیدا ہوئی جسے حضرت مصلح موعودؓ نے **تحریکِ جدید** کے نام سے جاری فرمایا۔

تحریکِ جدید کی مساعی کے نتیجہ میں مشرق اور مغرب کے بیرونی ممالک میں ایسی مخلص اور فدائی روحیں پیدا ہوگئی ہیں کہ نہیں کہا جاسکتا کہ اخلاص یہاں کے احمدیوں میں زیادہ ہے یا وہاں کے احمدیوں میں زیادہ ہے"۔ (الفضل 14 جنوری 1978ء)

تحریک جدید کا اجراء 1934ء میں ہوا تھا۔ پہلے یہ تحریک چند سالوں کے لئے خیال کی گئی تھی۔ اب یہ ایک مستقل تحریک کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ اور حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ جب تک اسلام کو ہماری قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اس وقت تک یہ تحریک جاری رہے گی۔ ان شاء اللہ۔

ہر سال نومبر میں اس کے سال کا آغاز ہوتا ہے۔ اور اس کے دوسرے سال اکتوبر میں ختم ہوتا ہے۔ اس مرحلے کیلئے آپ نے اپنی مرضی سے وعدے کرنے ہوتے ہیں اور پھر سال بھر میں اُن کی ادائیگی کرنی ہوتی ہے۔ جن بھائیوں نے ابھی تک اس مد میں وعدہ نہیں بھجوایا وہ جلد اپنے وعدہ جات بھجوادیں۔

20 فروری

20 فروری 1886ء کو اسلام کی صداقت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ایک ایسے فرزند موعود کی بشارت دی جس کے ذریعے دنیا کے کناروں تک دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ اور سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اظہار ہونا مقدر تھا۔ یہ پیشگوئی "پیشگوئی مصلح موعود" کے نام سے موسوم ہے۔ اور حضرت مرزا بشیر الدین محمودؓ کے وجود میں پوری ہوئی۔ یہ پیشگوئی جب نازل ہوئی اُس وقت نہ کوئی جماعت قائم ہوئی تھی اور نہ ہی سلسلہ

بیعت کا ابھی آغاز ہوا تھا اور حضور تن تنہا دشمنانِ اسلام کے حملوں کا جواب دینے اور دلائل کے ساتھ صداقتِ اسلام کے اظہار کے قلمی جہاد میں مصروف تھے۔ ایسے حالات میں اس پیشگوئی کا ہونا اور پھر اپنے وقت پر نہایت عظیم الشان رنگ میں اس کا پورا ہو جانا یقیناً اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ اس نشان کا تذکرہ کرنے کیلئے ہر سال 20 فروری کو جلسہ پیشگوئی مصلح موعود منعقد کیے جاتے ہیں۔

جماعتوں کے صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ اپنے حالات کیمطابق اس تاریخ پر یا اس کے قریب کسی دن اپنے ہاں جلسے منعقد کریں۔

83800 — 205

AHMADIYYA MUSLIM BEWEGUNG

آپ مشن میں جو رقوم بھیجتے ہیں۔ وہ اب اس پوسٹ اکاؤنٹ پر آنی چاہییں۔ اس مقصد کیلئے ہمارے پوسٹ اکاؤنٹ کے فارم استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ اگر آپ فارم استعمال نہ کرنا چاہتے ہوں اور اپنے بینک کے اکاؤنٹ سے ہی رقم بھجوانا چاہتے ہوں تو پھر اپنے بینک والوں کو اوپر درج شدہ نمبر ہی دیں۔

کفنِ مسیح پر لندن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس

آج سے اُنیس سو سال قبل جس کپڑے میں یسوع مسیحؑ کو صلیب سے اتارے جانے کے بعد لپیٹا گیا تھا آج وہ مغربی محققین کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہ کپڑا اٹلی کی شہر TURIN میں محفوظ چلا آ رہا ہے۔ اس سال مئی میں TURIN میں ایک بہت بڑی مجلس مذاکرہ منعقد کی جا رہی ہے۔ اس مجلس مذاکرہ کے بعد ماہ جون کے شروع میں جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے زیرِ اہتمام ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز بھی تشریف لائیں گے۔ انشاءاللہ العزیز۔

Antrag auf Lohnsteuer Jahresausgleich

سال کے شروع میں عموماً میرے بھائی ٹیکس کی واپسی کیلئے درخواست دیتے ہیں۔ جس کے ساتھ علاوہ دیگر فارموں کے چندوں کی ادائیگی کا ایک فارم بھی دیا جاتا ہے۔ احباب چندوں کی ادائیگی کا ایسا فارم مشنوں سے منگوا سکتے ہیں۔

فضل عمر مسجد ہمبرگ میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعود انشاءاللہ العزیز مورخہ 18 فروری بروز ہفتہ بوقت 4 بجے شام منعقد ہوگا۔ مستورات کیلئے بھی انتظام ہوگا۔ اور اجلاس کے بعد لجنہ اماءاللہ ہمبرگ کی سیکریٹری کا انتخاب بھی ہوگا۔ تمام احباب جماعت سے بروقت شمولیت کی درخواست کی جاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لا الٰہ الا اللہ ھو محمد رسول اللہ

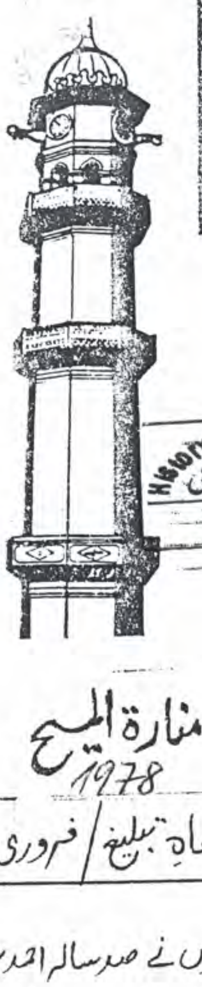

ماہنامہ
اخبار احمدیہ ہمبرگ

نگران و مدیر حیدر علی ظفر

کتابت مظفر احمد خورشید

Fazle-Omar-Mosche
Wieckstraße 24
2 Hamburg 54
Tel. 040 / 40 55 60

History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr:...............
Nr:...............

منارۃ المسیح 1978 ضمیمہ

ضمیمہ جلد 2 | شمارہ 2 | ماہِ تبلیغ / فروری

ــــ گزشتہ ماہ کے آخر میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ٹانگ پر ایک معمولی سا زخم ہوگیا۔ چند دن کے بعد اِس زخم میں درد پیدا ہو گئی اور پنڈلی سوج گئی۔ زخم کی اِس تکلیف کے ساتھ حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی تکلیف بھی ہوگئی۔ اب تازہ اطلاعات کے مطابق زخم خدا تعالیٰ کے فضل سے مندمل ہو رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ــــ مرکزِ سلسلہ سے ایک نئے مبلغ مکرم لئیق احمد صاحب منیر مورخہ 8 فروری کو جرمنی میں پہنچ گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک
مکرم منیر صاحب 11 فروری سے ہمبرگ مشن میں میرے ساتھ اپنے فرائض بجا لا رہے ہیں۔ مکرم منیر صاحب نے 1975ء میں جامعہ احمدیہ میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان میں مختلف جگہوں پر بطور مربی سلسلہ کام کرتے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انکو یہاں پر بھی احسن رنگ میں دینی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ــــ 28 فروری تک احباب جماعت (جنہوں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کیلئے وعدے کئے تھے) نے اپنے وعدے کا 4/15 حصہ ادا کرنا ہے۔ سوائے انکے جنہوں نے 1977 میں وعدے کئے ہوں۔ وہ 28 فروری تک اپنے وعدہ کا 1/12 حصہ ادا کریں گے۔ مقررہ تاریخ تک میرے جو بھائی اور بہنیں اپنا حصّہ ادا کر دینگے۔ انکے نام خصوصی دعا کی درخواست کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائے جائیں گے

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کیلئے کوئی چار لاکھ مارک کے وعدے کئے ہیں۔ اکثر وعدے تو 74-75-1976 میں ہی ہوئے تھے۔ ہم نے جو وعدے کئے تھے۔ انکا 4/15 حصہ ایک لاکھ سے زائد ہی بنتا ہے۔ اور اتنی رقم ہمیں 28 فروری تک اِس مد میں ادا کر دینی چاہئے جنوری کے آخر تک اِس فنڈ کی وصولی کے جو اعداد و شمار تھے انکے لحاظ سے ابھی ابت سی کمی ہے۔ اِس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ میرے بعض بھائیوں نے جس اخلاص سے وعدہ لکھوایا اُسی اخلاص سے ابھی تک ادائیگی کرنی شروع نہیں کی۔ میں اپنے ایسے بھائیوں سے درخواست کرونگا کہ وہ اپنے وعدے کو بقیہ

زکوٰۃ

عام طور پر ادائیگی زکوٰۃ کیطرف پوری توجہ نہیں دی جاتی۔ حالانکہ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے۔ جس کے بغیر مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن پاک میں جہاں بھی نماز کو قائم کرنے کا حکم آیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی زکوٰۃ کی ادائیگی کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اگر آج تمام مسلمان زکوٰۃ کے نظام کو سچے دل سے اپنالیں تو کبھی ممکن نہیں کہ معاشرہ میں اقتصادی بے چینی اور بدحالی اس حد تک بڑھ جائے کہ انہیں سوشلزم یا کمیونزم کو اختیار کرنے کی ضرورت پڑے۔

ہم احمدیوں کو اپنے اس فرض کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے۔ عموماً احباب چندوں کی ادائیگی کی طرف تو توجہ دے دیتے ہیں۔ مگر اس فرض کی ادائیگی سے غفلت برتتے ہیں۔ البتہ یہ درست ہے کہ ہم میں سے سب پر زکوٰۃ واجب ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے واجب ہونے کیلئے واجب علیہ کا صاحب نصاب ہونا ضروری ہے۔ نصاب سے مراد خاص قسم کے مال کی ایک معین مقدار کا کسی کے پاس ہونا ہے۔ اگر کوئی شخص صاحب نصاب ہو تو نصاب کی ملکیت پر ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ وہ اموال جن پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۱:- سونا۔ چاندی۔ سکہ یعنی نقدی۔ کرنسی۔

۲:- اونٹ۔ گائے۔ بکری۔ بھیڑ۔

۳:- زمین کی پیداوار مثلاً گندم۔ جو۔ کھجور۔ انگور وغیرہ۔ مگر اس پر سال کا گزرنا شرط نہیں ہے۔ بلکہ جب فصل کاٹی جائے زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب:-

۱:- چاندی:- باون تولہ چار ماشہ اور چھ رتی۔ اس کی شرح $2\frac{1}{2}$ فیصد

۲:- سونا:- اتنے سونے پر زکوٰۃ واجب ہے۔ جتنے سونے سے باون تولے چار ماشے اور چھ رتی چاندی خریدی جا سکے۔ اس کی شرح بھی $2\frac{1}{2}$ فیصد یعنی چالیسواں حصہ ہے۔

۳:- نقدی:- اتنی نقدی پر زکوٰۃ واجب ہے۔ جس سے نصاب کے برابر چاندی خریدی جا سکے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی بھائی کے پاس اتنی رقم ہے کہ وہ اس سے باون تولہ چار ماشہ اور چھ رتی چاندی خرید سکتا ہے۔ اور پھر اس کی یہ رقم سال بھر اس کے پاس پڑی رہتی ہے تو سال کے بعد اسے اس رقم کا چالیسواں حصہ یعنی $2\frac{1}{2}$ فیصد بطور زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے۔

اب آپ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ آیا آج سے ایک سال قبل آپ کے پاس اتنی رقم تھی کہ جس سے آپ باون تولہ چار ماشہ اور چھ رتی چاندی خرید سکتے تھے۔ اگر آپ کے پاس اتنی رقم تھی اور وہ رقم سال بھر آپ کے اکاؤنٹ میں پڑی رہی تو آپ پر زکوٰۃ واجب ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

آہستہ آہستہ پورا کرنا شروع کریں۔ اور میرے جو بھائی اپنے وعدوں کی مرحلہ وار ادائیگی کر رہے ہیں اور ابھی انکے وعدہ کے $\frac{4}{15}$ حصہ پورا ہونے میں کمی ہے وہ جلد اس کمی کو پورا کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

ت آجکل مکرم منصور احمد صاحب ملک Braunschweig سے مرکز کی اجازت سے اپنا عرصہ وقفِ عارضی ہمبرگ کی جماعت میں گزار رہے ہیں۔ احباب جماعت ہمبرگ سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

حالات حاضرہ کے متعلق
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

از مکرم عطاء المنان صاحب

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور علم تامہ کا ثبوت انبیاء کے ذریعہ دیا جاتا ہے۔ انکی پیشگوئیاں ایک طرف ذات باری کے علم کُل ہونے پر زبردست گواہ ہوتی ہیں اور دوسری طرف نبیوں کی صداقت کا بیّن ثبوت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا (الجن) خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں اپنے غیب پر بجز رسولوں کے کسی کو مطلع نہیں کرتا۔

اس زمانہ میں جب خداتعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو آپ پر بھی بعض غیب کی باتیں ظاہر کیں اور آپ کو آئندہ ہونے والے حالات و واقعات سے مطلع فرمایا۔

یہ جو پچھلے سالوں میں خداتعالیٰ پر اور اسکے مہدی معہود پر ایمان لانے والوں کو ہر ممکن دین سے انحراف کرنے کی کوشش کی گئی۔ انکے جان و مال۔ عزت و آبرو اپنے ہی ملک میں غیر محفوظ ہوگئے۔ اور ہر قسم کی تکلیفوں کے دروازے انپر کھول دیئے گئے۔ مگر خداتعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق مومنوں کو صبر کرنے کی توفیق دی۔ اور انہوں نے اپنے ایمانوں کو محفوظ رکھا اور اس امتحان میں پورے اُترے۔ تب خداتعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ان سب کی مدد کی اور اپنے پیار کے جلوے انپر ظاہر کئے۔

ان تمام حالات سے اس قادر مطلق نے بہت پہلے اپنے پیارے مسیح و مہدی کو اطلاع دے دی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:- (ترجمہ) "مدت کی بات ہے۔ میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں۔ اور باغ کی طرف جاتا ہوں۔ اور میں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا۔ جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا۔ اور میرے دل میں یقین ہے۔ کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے۔ اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا۔ جب میں اندر گیا۔ تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں۔ اور ان کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں۔ اور ان کی کھالیں اتری ہوئی ہیں۔ تب خداتعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی۔ اور میں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا۔ اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں۔ جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خداتعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کریگا۔ اور انکی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دیگا۔

فرمایا۔ یہ جو کچھ دیکھا گیا ہے کہ ان کا سر کٹا ہوا ہے اس سے یہ مراد ہے۔ کہ ان کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائیگا۔ اور ان کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جاوے گا۔ اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے۔ کہ ان کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہیگا اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے۔ لیکن ان کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں۔ جس سے یہ مراد ہے کہ ان کے واسطے کوئی جگہ

فرار کی نہ ہوگی - اور یہ جو دیکھا گیا ہے - کہ ان کی کھال بھی اتری ہوئی - اس سے یہ مراد ہے کہ ان کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے - اور ان کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے"
(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)
(بحوالہ تذکرہ صفحہ 231 تا صفحہ 232 1956 ایڈیشن)

نیز آپ نے فرمایا :- (یکم رمضان المبارک 1893ء 8 مارچ)

اِنِّیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی - اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ - نَجَّیْنٰکَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰکَ فُتُوْنًا - رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند - لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ - اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ - لَنُبَدِّلَنَّکُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِکُمْ اَمْنًا - یَضْرِبُوْنَ وُجُوْھَھُمْ اَیْنَ الْمَفَرُّ - یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ - یعنی زمین کے باشندوں کے خیالات اور آئین بدلا دے جائیں گے - اِنَّمَا یُؤَخِّرُھُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی - اَجَلٌ قَرِیْبٌ - اِنَّا مُقْتَدِرُوْنَ وَاِنَّا قَادِرُوْنَ -
(تذکرہ صفحہ 834 ایڈیشن 1956ء)

ترجمہ از مرتب تذکرہ :- میں تم دونوں کے ساتھ ہوں - میں سنتا اور دیکھتا ہوں - ایسے طریقے سے مدافعت کر جو بہتر ہو - ہم نے تجھے غم سے نجات دی - اور تیری خوب آزمائش لی - خوشخبری پہنچی کہ غم کے دن نہیں رہیں گے - خدا ہی کے لئے ہے معاملہ اس سے پہلے اور اس کے بعد امن کی صورت میں بدلا دیں گے - وہ اپنے منہ پیٹیں گے کہ کہاں بھاگیں - اس دن وہ زمین دوسری زمین میں تبدیل کر دی جائے گی - ان کو مقررہ معیاد تک مؤخر کر رہا ہے - وہ معیاد قریب ہے - ہم قادر ہیں اقتدار دینے والے ہیں +

قطرہ قطرہ مے شود دریا

مکرم وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ نے اس عنوان کے تحت الفضل میں ایک مختصر سا نوٹ لکھا ہے - جس کا خلاصہ یہ ہے کہ گذشتہ سال ان کے دفتر کے ایک کارکن نے رضاکارانہ طور پر ربوہ کے دکاندار احباب سے تعمیر مساجد کے لئے ہفتہ وار دس دس پیسے جمع کر کے داخل کروانے شروع کر دیئے تو سال بھر میں بفضل خداتعالیٰ 7,353-76 روپے جمع ہو گئے"

آپ بھی اگر ہفتہ وار یا ماہوار باقاعدگی اسی طرح تحریک جدید یا جوبلی فنڈ کے لئے کچھ رقم خود جمع کرتے رہیں اور آپ کے کہنے پر دوسرے بھائی بھی اس طرح کرنے لگ جائیں تو سال کے آخر میں کافی رقم جمع ہو سکتی ہے -

صدقہ :- حدیث شریف میں آتا ہے - الصدقہ تطفئ غضب الرب کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے - سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے - کہ ہزاروں انبیاء اور اولیاء اس امر پر شاہد ہیں کہ دعا اور صدقہ سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں - نیز یہ کہ صدقات انسانی ترقی کیلئے ضروری ہیں - بعض دوست غلطی سے سمجھ لیتے ہیں کہ صدقہ صرف دکھ اور مصیبت کے وقت ہی دیا جاتا ہے - حالانکہ ہر قسم کی آمد میں صدقہ ادا کرنے سے برکت ملتی ہے - دینی اور دنیوی امور میں کامیابی اور مصائب سے حفاظت کے لئے بھی صدقہ ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نازل شدہ آفات سے بچاؤ کیلئے +

ایک سوال کا جواب :- ماہ تبلیغ کے شمارے میں میں نے ٹیکس کی واپسی کے فارم کے ساتھ چندوں کی ادائیگی کا فارم مشن سے حاصل کرنے کا ذکر کیا تھا - اس پر بعض احباب کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمیں جو ٹیکس کی رقم واپس ملے گی - کیا اس پر بھی چندہ عام / حصّہ آمد ادا کرنا ہو گا ؟

لیجیئے اس کا جواب حاضر ہے - آپ اگر بشرح چندہ ادا کرنے والے ہیں - تو آپ نے پہلے اپنی Netto آمد پر ہی چندہ دیا ہو گا - جو رقم ٹیکس کے کھاتے میں چلی گئی تھی اور جو کہ پہلے آپ کو ملی ہی نہیں تھی - اس پر آپ نے پہلے چندہ نہیں دیا - اب اگر اس ٹیکس میں سے آپ کو کچھ رقم مل جاتی ہے - تو یہ آپ کی زائد آمد ہو گی - اور اس کا آپ کو ضرور چندہ دینا چاہیئے

رپورٹ جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی ہر ایک دینی کام میں پوری طرح سرگرم عمل ہے۔ اسی لئے اس سال محترم امام حیدر علی صاحب ظفر نے ہمیں جلسہ سالانہ مغربی جرمنی کے موقع پر ایک علیحدہ اجلاس منعقد کرنے کا موقع دیا۔ عورتوں کے لئے علیحدہ دو کمرے مخصوص کر دیئے گئے۔ اور جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے ان میں سپیکر نصب کر دیئے گئے تھے۔

24 دسمبر کو جلسہ سالانہ کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے تقریباً 3 بجے ہوا۔ عورتوں کی حاضری 20 تھی۔ سپیکر کے ذریعہ سے جلسہ کی تمام کارروائی بڑے انہماک سے سنی گئی۔ رات 8 بجے محترم امام حیدر علی صاحب ظفر نے سلائیڈز کے ذریعہ سے جرمنی میں تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ پیش کیا۔ اس طرح یہ دن ہمارے ایمانوں کی زیادتی کا موجب بنا۔ الحمد للہ علی ذالک

25 دسمبر 1977ء کو لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام عورتوں کا اجلاس تھا۔ صبح دس بجے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو کہ محترمہ مسز لطیف صاحبہ نے کی۔ جس کے بعد محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فرینکفورٹ نے عہد دہرایا۔ محترمہ ریحانہ مختار صاحبہ نے "اسلام میں عورت کا مقام" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے پوری طرح واضح کیا۔ کہ اسلام نے جو مقام آپ کو دیا ہے۔ اگر آپ اس پر قائم رہیں اور عمل کریں۔ تو پھر اسلام کی خدمت کر کے غلبہ اسلام میں شامل ہو سکتی ہیں۔ محترمہ غزالہ سلیم صاحبہ فرینکفورٹ نے نظم پڑھی۔ نظم کا مضمون اور آواز اس قدر دل آویز تھی کہ ایک سناٹا چھایا رہا۔

صدر لجنہ اماء اللہ ہمبرگ محترمہ نصرت چیمہ صاحبہ نے "احمدی خواتین کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ صدر صاحبہ نے دل کش انداز میں توجہ دلائی کہ ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے۔ یعنی انہوں نے تمام بہنوں کو مالی۔ جانی اور اولاد کی قربانی کی طرف توجہ نیز بتایا کہ کن باتوں سے ہمیں بچنا چاہئے یعنی معاشرے کی اصلاح کے لئے ہمیں اپنی اور اپنی اولادوں کی اصلاح کرنی ہے۔ بُرے کاموں سے ہر صورت بچنا لازم ہے۔ آخر میں دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد میں محترمہ منیرہ مسعود صاحبہ نے حضرت مصلح الموعود رضی کی ایک نظم پیش کی۔

اس کے بعد مسز نذیر احمد صاحبہ نے انگلش میں "TRUST IN ALLAH" کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے سادہ مگر موثر الفاظ میں بتایا کہ اگر ہم اللہ پر یقین رکھیں گی۔ تو ہمارے لئے تقویٰ کی راہوں پر چلنا مشکل نہ رہے گا۔ اسلام اور احمدیت کا مقصد یہی ہے۔ کہ لوگ متقی ہوں۔ اس کے بعد محترمہ امتہ السلام خان صاحبہ نے درثمین سے نظم پڑھی جو کہ بہت پسند کی گئی۔

محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ جو کہ SELM سے تشریف لائی تھیں "اصلاح معاشرہ" پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے معاشرہ کی موجودہ روش۔ اس کے اثرات اور ان بداثرات سے بچنے کے لئے طریقے بیان کئے۔ کیونکہ تبلیغ کے لئے اصلاح معاشرہ ضروری ہے۔ تاکہ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک مقبول ہو۔

ناصرات میں سے نصرت احمد صاحبہ۔ جو کہ ابھی سکول میں زیر تعلیم ہیں۔ جرمن زبان میں "عورت کی حیثیت" پر تقریر کی۔ ان کا مضمون اور طرز ادائیگی مضمون کو بہت پسند کیا گیا۔

محترمہ ڈاکٹر بیگم صادقہ طاہرہ صاحبہ نے
"اسلام میں پردہ کی اہمیت" پر تقریر فرمائی۔
موصوفہ نے بتایا کہ اسلام ہم سے کس قسم کا پردہ چاہتا
ہے۔ پردہ کو ترک کرنے کے کیا نقصانات ہیں۔ تاریخ
اسلام سے مثالیں دے کر بتایا کہ جنگ میں عورتیں
کس طرح کام کرتی تھیں۔ گویا پردہ کام میں روک
نہیں ہے۔ تمام بہنوں کو پردہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔
اس کے بعد محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ نے حضرت مسیح الموعود
علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ بعد میں
محترمہ نسرین طاہرہ صاحبہ نے گناہ سے بچنے کے طریق
کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد محترم امام
مشنری انچارج صاحب تشریف لائے۔

محترم امام حیدر علی صاحب ظفر نے تقریر کے
شروع میں قرآن مجید کی ذیل کی آیت تلاوت فرمائی۔

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ
وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَ
الْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ
وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ
وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَ
الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ
اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الاحزاب)

ترجمہ کے بعد باری باری ہر ایک جز کی تفسیر بیان فرمائی۔
یعنی مسلمہ کا مطلب ہے کہ حقیقی اور سچی مسلمان بننے کی
کوشش کرو۔ آپ نے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی مثال
دے کر بتایا۔ کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنا سب کچھ
قربان کر دینا اور اسکی رضا پر راضی ہو جانا۔ اسلام
چیز کیا ہے۔ خدا کے لئے فنا ہو جانا۔
ترکِ رضائے خویش پئے مرضی خدا۔

مؤمنہ:۔ اسلام کا اظہار نہ صرف زبان سے بلکہ
عمل سے کرنے والی ہوں۔ اسی طرح اگر دل میں ایمان
مضبوط ہوگا۔ تو پھر لمحہ اس کا عکس عمل سے ظاہر ہوگا۔
قانتہ:۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ایسے رنگ میں لازم پکڑ
رہی ہو کہ اس کی عظمت اور اس کی ہیبت دل پر طاری ہو۔
اور اپنی عاجزی۔ پستی۔ انکساری اور تواضع کا احساس زندہ رہے۔
صادقہ:۔ حق کہنا۔ حق بولنا۔ یعنی سچائی پر قائم ہونے والی
ہوں۔ راست گو ہوں۔ وہ عورتیں جن کی زبان حق گو ہو۔
جن کے اعمال بیعت کا پاس کرنے والے ہوں۔
صابرہ:۔ رکنا۔ جن چیزوں سے بچنے اور رکنے کا حکم
اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ یا ان سے رکنے کا عقل و شعور تقاضا
کرتے ہیں۔ ان سے اپنے نفس کو روکے رکھنا۔ جزع و فزع
نہ کرنا اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونا۔ رازوں کو
چھپانا بھی اسی میں شامل ہے۔
خاشعہ:۔ عاجزی دکھاتے ہوئے۔ تابعداری کرتے
ہوئے اپنے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف جھکانا۔
متصدقہ:۔ صدقہ و خیرات کرنا۔ اور خلیفہ وقت
کی تمام مالی تحریکات میں حصہ لینا اس مد میں
شامل ہے۔
صائمہ:۔ روزے رمضان کے یا نفلی روزے
رکھنا۔ روزوں کا اجر تو اللہ تعالیٰ خود ہوتا ہے۔
روزوں کی تفصیلی حکمت بیان فرمائی۔
عاصمہ:۔ عصمت کی حفاظت کرنے والیاں۔ اس
بات کا خیال رکھنے والیاں کہ جو حواس اللہ تعالیٰ نے
عطا فرمائے ہیں ان کے غلط استعمال سے
بچنا۔
ذاکرات:۔ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے والیاں
چلتے پھرتے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ نمازوں کی وقت اور اچھی طرح
ادائیگی بھی اسی میں شامل ہے۔
اس تفسیر کے بعد جس کا خلاصہ میں نے ابھی درج کیا ہے
آپ نے تمام ممبرات کو توجہ دلائی کہ جن عورتوں میں یہ صفات
پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مغفرت اور
عظیم اجر تیار کیا ہے۔ اس دنیا میں جو کہ ایک امتحان کی
جگہ ہے۔ کوچ سے پہلے پہلے ہمیں ان صفات کو اپنے
وجود میں پیدا کرنا چاہئے۔ تاکہ ملاقات والے دن ہم
اسکی رضا اور مغفرت کو حاصل کرنے والے ہوں آمین۔
اس کے بعد محترم امام صاحب نے دعا کرائی۔ اس طرح یہ
مبارک اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک
(نامہ نگار)

کتابت عطاء المنان

HISTORY OF AMJ DEUTSCHLAND PUBLISHING Nr. ...